کتاب ہر اعتبار سے قابل دید اور لائق مطالعہ ہے، کتابت میں کہیں کہیں غلطیاں رہ گئی ہیں ہسٹاریکل سوسائٹی اپنی کتابیں انگریزی میں چھاپتی ہے یہ کتاب بھی انگریزی ہی میں ہے لیکن کیا اچھا ہو، اگر اردو کیطرف بھی توجہ کی جائے، جو اس ملک کی بہر حال قومی زبان ہے۔

کتاب کی ضخامت انڈکس سمیت ۱۳۰ صفحے ہے، قیمت چھ روپے آٹھ آنے، جو زیادہ ہے، ملنے کا پتہ، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، ۳۰ نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۵۔

قرآن کا نظریۂ سلطنت یہ پروفیسر ہارون خاں شروانی کے ایک انگریزی مقالہ کا ترجمہ ہے، جسے سید الحق صاحب عمادی نے کیا ہے، ترجمہ شستہ اور رواں ہے، کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے لیکن اس موضوع کے لیے بڑے وسیع مطالعہ کی ضرورت ہے، اور ہمیں مسرت ہے کہ پروفیسر شروانی نے یہ مقالہ لکھ کر ثابت کر دیا کہ وہ اسلام کے علمی اور تبلیغی سرمایہ پر وسیع نظر رکھتے ہیں، انداز گفت گو عالمانہ ہے، پروفیسر شروانی نے چھوٹے سائز کے سوا سو صفحے کے مختصر سے رسالے میں اپنے موضوع کے ساتھ انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن موضوع اتنا وسیع اور ہمہ گیر ہے کہ ایجاز و اختصار نے اس میں ایک طرح کی تشنگی پیدا کر دی ہے، پھر بھی مجموعی حیثیت سے غور و فکر کے کئی پہلو نظر کے سامنے آجاتے ہیں سائز ۱۶/۲۰×۳۰ ضخامت ۱۲۵ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے، کتابت، طباعت، کاغذ، جلد عمدہ، ملنے کا پتہ، آئینہ ادب چوک مینار، انارکلی لاہور۔

ثقافت کی تلاش یہ نسیم حجازی صاحب کا بقول ان کے ایک "طویل اور مختصر قہقہہ ہے" جس میں کامریڈ ۹ اور کامریڈ ۱۰ کی مکمل سرگزشت بطرز ڈرامہ بیان کی گئی ہے، اپنے قہقہہ کی طرف بھی خود حجازی صاحب نے نشان دہی کر دی ہے:

"میرا مقصد ان دنوں کی یاد تازہ رکھنا ہے جب ہمارے ترقی پسند احباب طبلوں کی تھاپ اور گھنگھروں کی چھنا چھن کو اس نوزائیدہ مملکت کی بنیادیں ہلا دینے کے لیے کافی سمجھتے تھے۔"

حجازی صاحب ایک مخصوص طرز نگارش کے مالک ہیں اور یہ طرز اپنی پوری رعنائی کے ساتھ اس تحریر میں موجود ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے سائز ۱۶/۲۰×۳۰ ضخامت ۱۵۰ صفحے، ملنے کا پتہ ملک دین محمد اینڈ سنز بل روڈ لاہور۔

آب رواں اس نام سے سید شمیم رجز ایم اے نے قرآن حکیم کے مطالب و مفاہیم بصورت نظم اردو میں منتقل کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، علامہ

ابوالحسنات اور مجتہد العصر جناب اختر عباس صاحب نے اس کتاب پر تحسین آمیز پیرایہ میں اظہار خیال کیا ہے بلاشبہ شمیم صاحب نے قرآنی مطالب کو نہایت رواں اور شستہ طور پر نظم کیا ہے ان کے اشعار سہل ممتنع کی بہترین مثال ہیں۔ عمل صالح کرنے والوں کو جو بشارت دی گئی ہے، اس کی ترجمانی آیات کے مفہوم کو پورے طور پر مدنظر رکھتے ہوئے اس طرح کی ہے :

اگر زندگی میں کیے کار خیر — کریں گے وہ باغات جنت کی سیر
وہ پُر کیف منظر وہ باغِ جناں — درختوں کے نیچے وہ نہریں رواں
وہ پھولوں سے شاخیں لچکتی ہوئی — وہ بادِ بہاری مہکتی ہوئی ——— !
وہ سبزہ وہ گل ہائے رنگیں قبا — پھلوں میں وہ دنیا سے بہتر مزا
یہ کھائیں گے جب میوہ ہائے جناں — کریں گے یہ آپس میں سرگوشیاں
انہی کے مطابق ہے ان کا مزا — خدا نے کیے تھے جو پہلے عطا
یہ راحت یہ عزت ہے ان کیلیے — یہ سامانِ عشرت ہے ان کیلیے

"آب رواں" پہلے پارہ کی منظوم ترجمانی ہے اور نہایت کامیاب اس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ رجز صاحب کو زبان پر کتنی غیر معمولی قدرت حاصل ہے، تمام شاعری میں تو شاعر آزاد ہوتا ہے جو سوچا لکھ دیا لیکن قرآن کی ترجمانی میں تو قدم قدم پر پابندیاں ہیں، نیز ابھی جادۂ احتیاط سے انحراف گوارا نہیں کیا جاسکتا، اتنی سخت پابندیوں کے باوجود، اتنی شگفتہ، رواں اور سلیس نظم کر لینا شاعر کے کمال فن کی دلیل ہے۔ ہمیں امید ہے ارباب ذوق اس کے مطالعہ سے شادکام ہوں گے، اسکولوں اور کالجوں کی لائبریریوں میں بھی اس کا ایک نسخہ ہونا اشد ضروری ہے، اس کامیاب اور لائق مدشک کوشش پر رجز صاحب مبارک باد کے سزاوار ہیں۔

قیمت دو روپے آٹھ آنے، کتابت، کاغذ، طباعت، جلد بہت عمدہ،

ملنے کا پتہ، ادارہ تصنیف و تالیف اسلامیہ، ۱۸۷ میو روڈ، لاہور